نظریہ مقام قیومیت پر ایک بہترین اور منفرد علمی و تحقیقی مقالہ

علیہ رحمۃ اللہ الباری

نظریہ قیومیت اور امام ربانی مجدد الفِ ثانی

بفیضان نظر:

شیخ المشائخ سلطان الفقراء قطب ربانی عارف اسرار قرآنی دام ظلہ
خواجہ محمد طارق اعظم نقشبندی مجددی قادری المعروف الحاج پیر ثانی سرکار
(سجادہ نشین دربار اعظمیہ رحیمیہ سالک آباد شریف)

تالیف:

شیخ طریقت فاضل حضرت علامہ صوفی
محمد راحیل ثانوی نقشبندی قادری

ادارہ احیاء دین محمدی

نظریہ قیومیت اور امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز

بفیضان نظر

شیخ المشائخ سلطان الفقراء قطب ربانی عارف اسرار قرآنی خواجہ محمد طارق اعظم نقشبندی مجددی قادری
المعروف الحاج پیر ثانی سرکار دامت برکاتہم القدسیہ

سجادہ نشین دربار اعظمیہ رحیمیہ سالک آباد شریف

تالیف

شیخ طریقت فاضل صوفی علامہ محمد راحیل ثانوی نقشبندی قادری

ناشر ادارہ احیاء دین محمدی

نام کتاب: نظریہ قیومیت اور امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز

تالیف: شیخ طریقت فاضل صوفی علامہ محمد راحیل ثانوی نقشبندی قادری

نظر ثانی: پیر طریقت علامہ شاہ جان سرہندی مجددی زید مجدہ

پروف ریڈنگ: عالمہ رابعہ حیات قادریہ نقشبندیہ زید مجدھا

کمپوزنگ: مفتی راحیل مستقیم قادری نقشبندی زید مجدہ

طبع: مئی 2023 ء

نوٹ: کتاب ہذا میں اگر کوئی کتابت کی غلطی دیکھیں تو ادارے کو مطلع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں تاکہ ادارہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کر سکے۔

شکریہ

انتساب

فقیر کو امام ربانی قیوم زمانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کی ذات و مقام کی معرفت اپنے شیخ کامل قطب ربانی صاحبِ اسرار علومِ قرآنی شیخ المشائخ خواجہ محمد طارق اعظم نقشبندی قادری المعروف الحاج پیر ثانی سرکار زید مجدہ کی ذات گرامی سے ہوئی مذکورہ مقالہ آپ کی جانب ہی منسوب ہے نیز اس کا ایصال ثواب اپنے تمام مشائخ اور والد مرحوم محمد حفیظ کے ساتھ خصوصیت سے بارگاہ رسالت فخر کائنات امام الانبیاء محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں پیش کرتا ہوں جن کی توجہ خاص و نظر کرم اس مقالہ میں شامل حال رہی ہے

احقر العباد محمد راحیل ثانوی نقشبندی قادری

مسکن کراچی

اظہار خیال

خاندانِ خانقاہ مجددیہ حسنات الخلیل کے چراغ اولاد مجدد الف ثانی فاضل جلیل پیر طریقت رہبر شریعت صاحبزادہ علامہ شاہ جہاں سرہندی فاروقی مجددی دامت برکاتہم العالیہ

(خانقاہ مجددیہ حسنات الخلیل سندھ، پاکستان)

بلاشبہ حامل نسبت صدیقیہ مھبط انوار حیدریہ قطب المحققین وارث الانبیاء والمرسلین مورد انوار سبحانی قیوم زمانی حضرت امام ربانی سیدنا مجدد الف الشیخ احمد الفاروقی النقشبندی حنفی ماتریدی قدس سرہ اولیائے امت میں ایک جداگانہ مقام و مرتبہ کے حامل ہیں آپکی ولادت سے پہلے متعدد عظیم المرتبت صوفیاء نے آپکے آنے کی نہ فقط خبر دی بلکہ آپ کے رفعت شان کا بھی ذکر کیا بچپن میں جب ایک دفعہ علیل ہوئے تو حضرت مخدوم عبدالاحد چشتی قادری (حضرت مجدد کے والد ماجد کے مرشد) آپکو جانشین غوث اعظم حضرت شاہ کمال کیتھلی قادری گیلانی قدس سرہ کی بارگاہ میں لے گئے اور دعائے صحت یابی کی التماس کی حضرت شاہ صاحب نے جو بہت قوی جذبہ کے حامل ہستی تھے اس گوہر نایاب کو اپنی گود میں بٹھالیا اور اپنی توجہات خاصہ سے سرفراز فرماتے ہوئے نہایت جوش و خروش سے گویا ہوئے کہ اس کے بارے میں فکر مند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں یہ بڑا ہوگا اور اسکی توجہ سے میرے اور آپ جیسے ہزاروں لوگ پیدا ہونگے

حضرت مجدد وہ ہستی ہیں کہ آپ سے پہلے سالکین کی روحانی سیر صرف ولایت صغری تک تھی اور ولایت کبری کے بارے میں بہت تھوڑے مشائخ نے خبر دی لیکن اللہ جل جلالہ نے آپ پر ولایت اعلی کمالات نبوت ورسالت (ذاتی تجلیات کے فیوضات) حقیقت ابراہیمی اور حقیقت محمدی واحمدی حقیقت قرآن و صلواۃ جیسے عظیم مقامات منکشف فرمائے آپ کو بذریعہ الھام مطلع کیا گیا کہ آپ کے بعد مھدیء موعود کے آنے تک اللہ تعالیٰ آپ جیسا باکمال کوئی بندہ

پیدا نہیں فرمائے گا صوفیاء کرام کی اصطلاح میں ایک درجہ قیومت بھی ہے فقہائے کرام کے فرمان کے مطابق کسی بندے پر اس لفظ کا اطلاق کفر ہے لیکن انکا مطلب یہ ہے کہ جس معنی میں اللہ تعالی کو قیوم کہا جاتے ہے بعینہ اسی معنی میں

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

میرے مرشد کریم عارف حقانی حضرت خواجہ محمد ابراھیم جان سرہندی قدس سرہ فرماتے تھے کہ القیوم خلیفۃ اللہ فی الارض یعنی قیوم اللہ تعالی کا زمین میں نائب ہوتا ہے اور یہ لقب نقشبندی مجددی مشائخ کے لیے گذشتہ ساڑے چار سئو سال سے لکھا اور بولا جارہا ہے

ہمارے ہر دلعزیز دوست علامہ محمد راحیل نقشبندی مجددی ثانوی دام ظلہ نے اس مختصر مقالے میں بہترین دلائل کے ساتھ اس لقب کو اولیاء اللہ کے لیے ثابت کیا ہے

فجزاک اللہ احسن الجزاء

هؤلاء آبائی فجئنی بمثلهم

اذ جمعتنا یاجریرالمجامع

(نامعلوم)

تو نقش نقشبنداں را چہ دانی

تو حسن پیکر جان را چہ دانی

گیاہ سبز داند قدر باراں

تو خشکی قدر باراں را چہ دانی

ہنوز از کفر ایمانت خبر نیست

حقائقہائے ایماں را چہ دانی

(عارف جامی)

حررہ سگ در خواجگان نقشبندیہ اضعف العباد شاہجہاں پیر سرہندی نقشبندی مجددی خانقاہ عالیہ حسنات الخلیل قریہ گلزار خلیل سامارو سندھ

نظریہ قیومیت اور امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز

دور نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تمام علوم و فنون اور ولایت کے مراتب کی اصل و حقیقت موجود تھی لیکن اس کا ظہور بعد میں وقت کے ساتھ ساتھ الگ ڈیپارٹمنٹ اور ممتاز طریقے پر ہوا جیسے علم الکلام امام ابوالمنصور ماتریدی اور امام ابوالحسن اشعری سے منسوب ہوا نیز علم الفقہ آئمہ شریعت سے علم الحدیث محدثین سے علم الطریقت آئمہ طریقت سے منسوب اور ظاہر ہوا۔

حضرت امام ربانی قیوم زمانی عارف اسرار ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی قدس سرہ کی ذات سے ہزار سالہ تجدید دین کے ساتھ نسبت نقشبندیہ کی تکمیل اور اس کا عروج ہوا آپ قدس سرہ نے باب ولایت و عرفان الٰہی کے ان مقامات و رموز کی آگاہی و تعلیم ارشاد فرمائی جو آپ قدس سرہ سے پہلے ظاہر اور معروف نہیں تھی ان معارف کی حقیقت تو پہلے بھی موجود تھی لیکن اس کا ظہور ہزار سالہ مجدد کی ذات سے ہوا اگرچہ بہت قلیل القلیل اولیاء ان معارف سے مستفیض ہوئے ہیں ان میں سے ایک مرتبہ مقام قیومیت بھی ہے آپ ہی سے اس مقام کا ظہور ہوا ہے اور اس کے معارف بیان فرمائے ہیں۔

بعض علماء کرام کا لفظ قیوم الزماں پر اختلاف و اشکال

اس موضوع پر آگے تفصیل سے لکھیں گے یہاں اس بات کو سمجھ لیں کہ علماء کرام میں یہ مسئلہ لفظی مختلف فیہ ہے مقام قیومیت کی حقیقت و معنویت پر دونوں جمع و متفق نظر آتے ہیں بالکل اس ہی طرح جیسے احناف و دیگر آئمہ کرام کا اختلاف ایمان کے بڑھنے اور گھٹنے پر لفظی ہے لیکن معنوی اعتبار سے دونوں ایک ہی موقف رکھتے ہیں

یہ موضوع علمی و حساس ہے عوامی فہم تاکہ عوام و خواص کے لیے مفید ثابت ہو نیز بعض اہل علم نے اس ضمن میں اپنا موقف شدت کے ساتھ بیان کیا ہے جو غیر مناسب رویہ ہے مختلف فیہ مسائل میں شدت کی جگہ نرمی اور وسعت بیانی زیادہ مناسب ہوتی ہے ورنہ امت میں نفرتیں اور انتشار و تقسیم پیدا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اتحاد و محبت کا رویہ و مزاج رکھنے کی توفیق دے۔

صفت قیوم کا اطلاق مخلوق پر کرنا

اللہ تعالیٰ کی تمام صفات چاہے وہ صفات ذاتیہ ہوں یا صفات فعلیہ ہوں حقیقی معنی میں یعنی جس معنی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لیے معروف و مستعمل اور مختص ہیں کسی مخلوق پر اس کا استعمال و اطلاق جائز نہیں ہے البتہ ان صفات کا مجازی و لغوی معنی میں مخلوق پر استعمال و اطلاق جائز ہے چند صفات کو چھوڑ کر جس میں واجب الوجود، معبود، خالق، قدیم بعض کے نزدیک صفت رحمٰن بھی شامل ہے وغیرہ ان صفات کا اطلاق مخلوق پر کرنا جائز نہیں ہے باقی دیگر صفات کا اطلاق مخلوق پر لغوی و مجازی معنی میں کرنا جائز ہے کیونکہ انبیاء کرام و اولیاء عظام اس کی صفات کا مظہر ہیں اور ان کو یہ صفات عطائی حاصل ہیں

اللہ تعالیٰ کی صفت ذاتی سے سمیع و بصیر بھی ہیں

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُO (الاسراء، 17 : 1)

''بیشک وہی خوب سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔''

فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًاO (الدہر، 76 : 2)

''پھر ہم اس کو سننے والا اور دیکھنے والا (انسان) بنا دیتے ہیں۔''

اس ہی طرح صفت حی اور قیوم جس معنیٰ میں اللہ تعالیٰ کے لیے معروف و مستعمل ہے مخلوق کے لیے ناجائز و کفر ہے لیکن مجازی ولغوی معنی میں مخلوق کو اس سے موسوم کرنا جائز ہے۔

مقام قیومیت کا تعلق اتباع سنت پر کمال سے ہے

مذکورہ مقام کا تعلق ظاہر و باطن میں اتباع سنت پر حد درجے کمال رکھنے سے ہے اور اتباع سنت کا اعلیٰ ترین درجہ یہ ہے کہ جو کام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس انداز میں اور جتنا انجام دیا بغیر شدید شرعی حاجت و حرج اس پر کمی و اضافہ کئے بغیر اسی صورت پر انجام دیا جائے اور رائج کیا جائے اس پر امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی ذات اپنا ثانی نہیں رکھتی آپ کی پوری زندگی اور تعلیمات اس تعریف پر مطالعہ کریں تو آپ کی تعلیم و تربیت کا طریقہ و محور اتباع سنت کے اعلیٰ درجے کا ثمر نظر آئے گا۔

جو صوفیاء کرام ظاہر و باطن میں سنت پر اضافہ و کمی سے چلتے ہیں سنت کو چھوڑ کر دیگر مجاہدات و وظائف میں قرب الٰہی تلاش کرتے ہیں یا سنت کو چھوڑ کر مباح کی جانب جاتے ہیں وہ اس مقام کی خوشبو بھی نہیں پاتے اس مقام کا تعلق خاص انبیاء کرام کی وراثت سے ہے جو صرف اس ولی اللہ کو نصیب ہوتی ہے جو ولی کی ولایت کے دائرے سے ترقی کرتے ہوئے انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی ولایت کا فیض حاصل کرتے ہوئے اولوالعزم الانبیاء کرام کی ولایت سے مستفیض ہو چکا ہو وحدۃ الوجود پر ٹھرنے کی بجائے اس سے ترقی کرتے ہوئے وحدۃ الشہود کے مشاہدہ پر قائم ہو اور وہ صاحب سکر نہیں ہو بلکہ ہر قدم و منزل پر صاحب صحو و صاحب شریعت ہو یہ تمام صفات مجدد الف ثانی قدس سرہ میں بطور اتم پائی جاتی تھیں مقام قیومیت کا تعلق اللہ تعالیٰ کی خاص نیابت سے ہے جس کے امین صرف اولوالعزم انبیاء کرام ہوئے ہیں اس لیے یہ مقام اولیاء کرام کی رسائی سے بھی پوشیدہ رہا ہے بہت قلیل اولیاء کرام اتباع رسول میں کمال کی بدولت بطور وارث انبیاء اس سے مستفیض ہوئے ہیں۔

امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کو بارگاہ رسالت ﷺ سے قیومیت کی خلعت عطا ہونا

حضرت خواجہ محمد حسان سرہندی مجددی قدس سرہ بیان کرتے ہیں کہ امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ نماز ظہر کے بعد مراقبہ فرما رہے تھے اور اس دوران ایک حافظ خوش الحان سے تلاوت قرآن سماعت کر رہے تھے اس دوران آپ کو خلعت قیومیت عطا ہوئی اور الہام ہوا کہ یہ تمام ممکنات کی قیومیت کی خلعت ہے جو اللہ تعالیٰ اولوالعزم انبیاء کرام کو عطا فرماتا ہے مگر خاتم المرسلین ﷺ کے وارث اور متبع ہونے کی برکت سے آپ کو بھی یہ خلعت عطا کی گئی ہے اور آج سے تمام مخلوقات کا قیام آپ کی ذات سے وابستہ کر دیا گیا ہے اس کے بعد حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے مشاہدہ کیا کہ حضور رحمت عالم ﷺ تشریف لائے اور اپنے دست مبارک سے آپ کے سر پر دستار مبارک باندھی اور آپ کو اس منصب قیومیت کی مبارک باد دی۔۔۔ سبحان اللہ

معلوم ہوا مقام قیومیت تک رسائی سے اولیاء کرام بھی آشنائی نہیں رکھتے بہت کم قلیل القلیل اولیاء اس مقام تک پہنچے ہیں جس کی جہاں تک نگاہ وقدم پہنچے اس نے اس کے مطابق بیان کیا نیز اس مقام کا ظہور امام ربانی سے ہوا آپ سے قبل کسی ولی نے اس مقام کی خبر نہیں دی۔

مقام قیومیت کی تعریف وحقیقت

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کے سجادہ نشین اور صاحبزادے عارف باللہ قیوم ثانی حضرت خواجہ معصوم سرہندی مجددی قدس سرہ فرماتے ہیں

"قیوم اس عالم میں خدا جل جلالہ کا خلیفہ اور اس کا قائم مقام ہوتا ہے اقطاب وابدال اسکے ظلال کے دائرے میں مندرج ہیں اور اقطاب واوتاد محیط میں داخل ہیں, عالم کے سب افراد اس کی طرف متوجہ ہیں وہ جہاں والوں کی توجہ کا قبلہ ہے خواہ وہ جانیں یا نہ جانیں بلکہ جہاں والوں کا قیام اس کی ذات سے ہے اس لیے کہ عالم کے افراد چونکہ اسماء وصفات کے مظاہر ہیں کوئی ذات ان کے درمیان نہیں پائی جاتی وہ سب کے اعراض واوصاف ہیں اور اعراض واوصاف کے لیے ذات اور جوہر کا ہونا ضروری ہے تاکہ ان کا قیام اس کے ساتھ ہو اللہ تعالیٰ کی عادت اس طرح سے جاری ہے کہ عرصہ دراز کے بعد ایک عارف کو ذات سے ایک حصہ عطا کیا جاتا ہے اور اس کو ایک ذات دی جاتی ہے، تاکہ وہ نیابت وخلافت کے ظہور پر اشیاء کا قیوم ہو جائے اور اشیاء اس کے ساتھ قائم ہوں۔(مکتوبات معصومیہ، ج اول مکتوب 86)

علامہ سید زوار حسین شاہ عمدۃ السلوک میں لکھتے ہیں

"اس مرتبہ قیومیت سے خاص انبیاء کرام علیہم السلام اور امت کے خاص خاص اولیاء مشرف ہوئے ہیں اس بندے پر اسم یا حی یا قیوم کا فیضان نازل ہوتا ہے اور اس ذات سے تمام زمین و آسمان کا قیام رہتا ہے". (عمدۃ السلوک، حصہ دوم، ص380)

مقام قیومیت کا تعلق ذاتی تجلی سے ہے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کی تعلیمات میں صراحت موجود ہے کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے منتہی اولیاء کرام کو ذاتی تجلی سے حصہ نصیب ہوتا ہے اگرچہ اس تجلی کا مظہر بہت قلیل القلیل اولیاء کرام ہوئے ہیں۔

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان محدث بریلی قدس سرہ العزیز

اعلیٰ حضرت قدس سرہ خود معنوی طور پر صفت قیومیت کا جواز رکھتے ہیں آپ کی تعلیمات سے چند اقتباسات پیش ہیں

"بغیر غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت)

"بشادت خدا اور رسول جل و علیٰ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رزق پانا مدد ملنا بلا دور ہونا دشمنوں کی مغلوبی عذاب کی موقوفی یہاں تک کے زمین کا قیام زمین کی نگہبانی خلق کی موت خلق کی نگہبانی دین کی عزت امت کی پناہ بندوں کی حاجت روائی راحت رسانی، سب اولیاء کے وسیلہ اولیاء کی برکت اولیاء کے ہاتھوں اولیاء کی وساطت سے ہے"

(الامن والعلی، ص36)

بعض اہل علم نے فرمایا کہ کسی مرید نے نظم میں اپنے پیر کے لیے لفظ قیوم لغوی معنٰی کی جگہ اس معنٰی میں استعمال کیا جو اللہ تعالٰی کے ساتھ خاص ہے اس کے رد میں اعلٰی حضرت قدس سرہ نے کفر کا فتوٰی لکھا اس تاویل کو قبول کرنا چاہیے نیز مذکورہ مسئلہ بیان کرتے ہوئے عدم جواز و کفر کی صورت کی وضاحت و صراحت بھی شامل کرنا چاہیے تاکہ امت میں اتحاد واتفاق قائم رہے اللہ تعالی ہمارے اہل علم کو حکمت کے نور سے نوازے۔

اللہ ورسولہ اعلم

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمتہ اللہ علیہ کا موقف

مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر نعیمی جلد سوم میں آیت الکرسی کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"رب تعالٰی قیوم حقیقی ہے کہ اس کے ارادہ واذن سے عالم موجود اور قائم ہے اور بعض حضراتِ اولیاء قیوم بالعرض ہیں جن کے ذریعے عالم کو رب نے قائم رکھا ہے". (تفسیرِ نعیمی، جلد سوم، ص32)

حکیم الامت آگے مزید لکھتے ہیں

"رب تعالٰی کی صفات دو قسم کی ہیں بعض وہ ہیں جن کی تجلی مخلوق پر نہیں پڑی اور ان کو کسی معنی میں مخلوق کے لیے استعمال نہیں کر سکتے جیسے واجب الوجود، معبود، خالق، قدیم بعض کے نزدیک رحمٰن بھی اور بعض صفات وہ ہیں جن کی جھلک مخلوق پر ڈالی گئی اور مخلوق پر بھی ان کا بولنا درست ہے جیسے حی، سمیع، بصیر، مالک، ملک، عزیز رؤف رحیم آیت

الکرسی میں جو رب کی پہلی صفت ہے لا الہ الا ھو، یہ پہلی قسم کی صفت ہے کہ کسی بندے کو اللہ یا لا الہ الا ھو نہیں کہے سکتے مگر حی و قیوم وغیرہ دوسری قسم کی صفات ہیں کہ بندے پر بھی مجاز بولی جاتی ہیں". (ایضاً، ص34)

حکیم الامت آگے مزید لکھتے ہیں

"صوفیاء کی اصطلاح میں ولایت کا ایک درجہ قیومیت بھی ہے اس درجے والے لوگ قیوم عالم کہلاتے ہیں، اس لحاظ سے حضرت مجدد صاحب قدس سرہ کی کتب میں بعض اولیاء کو قیوم اول اور قیوم دوم وغیرہ کہا گیا ہے وہاں قیوم کا معنی ہی اور ہیں (وہاں لغوی معنی کا اعتبار ہے) فقہاء فرماتے ہیں کہ کسی بندے کو قیوم کہنا کفر ہے خدا تعالیٰ عالم کو قائم رکھنے والا ہے لہذا وہ قیوم ہے

دیکھو رب کا نام بھی علی ہے اور حضرت علی المرتضی کو بھی علی کہتے ہیں ان دونوں کے معنی میں بڑا فرق ہے" (ایضاً، ص37)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے واضح ہوا کہ صفت قیوم کو جس معنٰی میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اس معنی میں مخلوق کے لیے جائز نہیں ہے البتہ لغوی و مجازی معنٰی میں قیوم کا اطلاق مخلوق پر ناجائز و کفر نہیں ہے۔

مفتی اعظم پاکستان مفتی عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف

قبلہ مفتی صاحب نے مقالات ہزاروی میں امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کے نظریہ قیومیت کے جواز پر الگ عنوان بنا کر معترضین کے فتویٰ پر فقیہانہ تحقیق تحریر فرمائی ہے فقیر چند اقتسابات پیش کرتا ہے

" قیوم کا غیر اللہ پر اطلاق صرف اسی معنی میں کفر ہے جس میں وہ اللہ تعالیٰ کی صفت اور اسم خاص ہے جیسا کہ تمام صفات واسماء باری تعالیٰ کا حکم ہے، صرف یوں کہا جاسکتا ہے کہ علی الاطلاق قیوم وغیرہ اسماء خاصہ کا غیر اللہ پر اطلاق ممنوع ہے جبکہ ممنوع کے مراتب کثیر ہیں بلاوجہ تکفیر خطرناک معاملہ ہے کہ تکفیر کرنے والا خود مبتلا ہو سکتا ہے "۔(مقالات ہزاروی، ص282)

" قیوم کا اطلاق غیر اللہ پر اگر لغوی معنی کے اعتبار سے کیا جائے تو ہر گز کفر نہ ہوگا خصوصاً جبکہ یہ اطلاق کرنے والا نہ صرف عالم ہو بلکہ شیخ طریقت اور مجدد بھی ہوں تو اس کا یہ علم وفضل اور شیخ طریقت و مجدد ہونا خود واضح قرینہ ہے کہ انہوں نے جواز کے پہلو کا اعتبار کیا ہے اور لغوی معنٰی مراد لیا ہے نہ کہ وہ معنی جو اللہ تعالیٰ کی صفت اور اسم خاص ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء وصفات کا یہی حکم ہے مثلاً سمیع وبصیر دونوں کا اطلاق انسان پر جائز ہے تو وہ بھی اس ہی تاویل کے ساتھ جائز ہے نہ کہ علی الاطلاق والعموم جائز ہے یہی حکم قیوم ودیگر اسماء باری تعالیٰ کا ہے ".(ایضاً، ص283)

مفتی اعظم سندھ محقق ابن محقق صاحبزادہ مفتی ابوالخیر محمد زبیر الوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ

قبلہ صاحبزادہ صاحب دام ظلہ نے اپنی کتاب بنام امام ربانی اور اتباع رسول گرامی میں نظریہ قیومیت کے جواز پر بہت مدلل ومفصل گفتگو فرمائی ہے اور تمام اعتراضات واشکالات کا جواب رقم فرمایا ہے فقیر چند اقتسابات پیش کرتا ہے۔

وما ارسلناک الا رحمتہ اللعالمین

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے اپنے بندے محبوب کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے، وہ ساری کائنات کے لیے کس طرح رحمت ہیں علامہ محمود آلوسی رحمۃاللہعلیہ اپنے عارفانہ انداز میں اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

و کونہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للجمیع بااعتبار انہ علیہ الصلوۃ والسلام واسطۃ الفیض الالھی علی الممکنات علی حسب القوابل"
(تفسیر روح المعانی ج 2 ص 96)

آپ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اللہ کے سوا ہر چیز کے لیے اس طرح رحمت ہیں کہ ممکنات کو جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے فیض ملتا ہے وہ سب حضور کے واسطہ سے ملتا ہے بلکہ مفتاح السعادۃ کے حوالے سے شیخ ابن قیم کا یہ قول آپ نقل فرماتے ہیں

فلا قیام للعالم الا بآثار نبوۃ

کہ سارے جہاں کا قیام آثارِ نبوت کے باعث ہے تو گویا رحمت للعالمین کے معنی یہ بنے کہ کائنات کے ذرہ ذرہ کو ہر فیض حضور کے ذریعے مل رہا ہے، یعنی کائنات کی ہر چیز اپنے وجود اور بقامیں ذات مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی محتاج ہے یہی معنی ہیں قیوم کے جو اوپر مذکور ہوئے ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس صفت سے اپنے محبوب کو بھی سرفراز فرمایا ہے

ذات مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں صفت قیومیت کی جلوہ گری کا ثبوت احادیث مبارکہ سے بھی ملتا ہے چنانچہ اس پر یہ حدیث شاہد ہے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا [14]

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِی (بخاری ج 1، مسلم ج 2، مشکاۃ ج 1)

یعنی جسے جو کچھ اللہ عطا فرماتا ہے تقسیم میں کرتا ہوں (امام ربانی اور اتباع رسول گرامی ص 114)

جہاں تک اس لفظ قیوم کے غیر اللہ پر اطلاق کی شرعی حیثیت کا تعلق ہے تو علماء کرام کی اس پر تصریحات موجود ہیں کہ اگر اس کے وہ معنی جو اللہ تعالیٰ کے لیے مختص ہیں وہ لیکر اس کی نسبت غیر اللہ کی طرف کر دی گئی تو بیشک یہ کفر ہے لیکن اگر اس کے لغوی معنی لیکر اس کی نسبت غیر اللہ کی طرف کر دی گئی تو یہ جائز ہے کوئی کفر لازم نہیں آتا چنانچہ علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ شرح فقہ اکبر میں صراحت کے ساتھ اس مسئلہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

و من قال لمخلوق کفر انتھی و ھو یفید انه من قال یا عزیز و نحوہ یکفر ایضا الا ان اراد بھما المعنی اللغوی لا الخصوص الاسمی و الا حوط ان یقول یا عبد العزیز و یا عبد الرحمن (شرح الفقہ الاکبر، ملا علی قاری، 193)

ترجمہ: جس نے مخلوق کے لیے کہا یا قدوس یا قیوم یا رحمن یا خالق کے ناموں میں سے کوئی نام اور مخلوق کے لیے کہا تو وہ کافر ہو گیا البتہ اس نے ان اسماء کے لغوی معنی مراد لیکر غیر اللہ پر اس کا اطلاق کیا اور اللہ کے ناموں کے جو خصوصی معنیٰ ہیں وہ مراد نہیں لیے تو اس صورت میں وہ کافر نہیں ہو گا زیادہ احتیاط اس ہی میں ہے کہ یا عبد العزیز یا عبد الرحمن کیا جائے۔ (ایضاً، ص 121-122)

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قیوم زمانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ العزیز کے احوالِ مبارک

اختتام پر فقیر روحانیت و تجدید دین کے مرکز امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز کی زبانی آپ کے احوالِ مبارک سے کچھ حصہ پیش کرتا ہوں تا کہ ھدایت کے طالب اور سعادت والے نفوس کے لیے راحت ہو جائے۔

آپ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل نے مجھے خانوادہ نقشبندیہ کے ایک خلیفہ یعنی عارف باللہ خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ کی خدمت میں پہنچایا جن کی توجہ کی کرامت سے خواجگان کرام کا جذبہ جو بلحاظ فنا صفت قیومیت میں جا ملتا ہے حاصل ہوا جب تک مقام اقطاب سے عبور نہ کر چکا مجھے علم لدنی حضرت خضر علیہ السلام کی روحانیت سے حاصل ہوتے رہے، اس مقام اقطاب پر پہنچ کر مجھے جناب سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قطبیت ارشاد کی خلعت عنایت فرمائی۔ (مبداء و معاد مصنف امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز)

دوسرے مقام پر ہمارے امام مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز اپنے آخری ایام کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ قدس سرہ العزیز نماز صبح کے بعد مراقبہ فرما رہے تھے اس دوران ظاہر ہوا کہ وہ خلعت قیومیت جو آپ پہنے ہوئے ہیں وہ آپ سے جدا ہو گئی اس کی جگہ دوسری خلعت پہنائی گئی آپ کے دل میں خیال آیا کہ یہ خلعت قیومیت آپ کے صاحبزادہ عارف باللہ خواجہ معصوم سرہندی قدس سرہ کو پہنا دی جائے کیونکہ وہ علوم شریعت و طریقت کے مرکز اور اس کے زیادہ اہل تھے اور ایسا ہی ہوا یہ خلعت قیومیت آپ کے ان ہی صاحبزادہ کو پہنا دی گئی مجدد صاحب فرماتے ہیں یہ خلعت تربیت و تکمیل سے تعلق رکھتی ہے (مکتوبات دفتر سوم، مکتوب 104)

امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اپنے جانشین عارف باللہ خواجہ معصوم سرہندی قدس سرہ کو خلوت میں طلب کر کے فرمایا کہ اس دنیا کے ساتھ میرے ارتباط کا تعلق یہی قیومیت کا معاملہ رہا ہے جو تمہیں عطا کر دیا گیا ہے اور مکونات و موجودات پورے شوق کے ساتھ تیری طرف متوجہ ہو گئے ہیں اب میں اس فانی دنیا میں رہنے کا کوئی سبب نہیں پاتا۔
(مکتوبات معصومیہ دفتر اول مکتوب 86)

خلاصہ کلام

صفت قیوم کا اطلاق مخلوق پر لغوی و مجازی معنٰی میں جائز ہے اور مقام قیومیت کا مظہر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے آپ کے کمال اتباع کی بدولت یہ خاص الخاص اولیاء کو نصیب ہوا ہے اگرچہ ان کی تعداد بہت قلیل القلیل ہے اور اس مقام کا ظہور امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز سے ہوا اور بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے آپ کو عطا ہوا بلکہ آپ کی دستار قیومیت بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمائی اور مجدد صاحب ہی امت محمدیہ میں مقام قیومیت کے مرکز و نائب رسول ہیں۔

احقر العباد محمد راحیل ثانوی نقشبندی قادری عفی عنہ

خلیفہ مجاز سلطان الفقراء خواجہ پیر ثانی سرکار دامت برکاتہم القدسیہ

مسکن کراچی

بروز جمعہ بتاریخ 28 اپریل 2023

فہرست